السلام علیکم

آپ کی جانب سے دوسرا عنایت نامہ موصول ہوا ہے جسمیں آپ نے حسب سابق اسی بات کو دہرایا ہے کہ "تبلیغی جماعت کے لوگ صرف اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کی دعوت دیتے ہیں اس لئے اس جماعت کی مخالف نہیں کرنی چاہیے اور یہ کہ اگر تبلیغی جماعت میں کچھ خرابیاں ہیں بھی تو انکی اصلاح کے لئے کوشش کرنی چاہیے اور اس جماعت کے بزرگوں کی توجہ اس طرف دلانی چاہیے یعنی اسطرح کھلم کھلا اس جماعت کے خلاف کتاب لکھ کر عام نہیں کرنی چاہیے" آپ کی جانب سے اٹھائے گئے ان اعتراضات سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ خط میں میری جانب سے کی گئی تاکید کے باوجود آپ نے میری کتاب کو بغور نہیں پڑھا ورنہ آپ اس قسم کے اعتراضات دوبارہ نہیں کرتے اسلئے آپ سے میری اولین گذارش تو یہی ہے کہ آپ ایک مرتبہ پوری کتاب کو لفظ بلفظ پڑھیں اسکے بعد کوئی اعتراض کریں اسطرح ہمیں بھی جواب دینے میں لطف آئے اور ہم کوئی نئی بات آپ تک پہنچا سکیں۔

بہر کیف آپ کے اعتراض کے جواب میں ایک سوال ہے کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو اور پھر یہ دعویٰ نہ کرتا ہو کہ وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف دعوت دے رہا ہے اس لئے تبلیغی جماعت اگر یہ کہتی ہے یا بظاہر ایسا کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے تو یہ بات اسکے حق پر ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ تبلیغ دین نماز، روزہ، حج اور صدقات کی فضائل بیان کرنے کا نام نہیں بلکہ تبلیغ دین کا اصل مقصد عقائد کی اصلاح اور درستگی ہے جبکہ تبلیغی جماعت کا نصاب اور ان کی دیگر کتب صحیح اسلامی عقائد کے بیان سے نہ صرف کلی طور پر پاک ہیں بلکہ غلط اور غیر اسلامی عقائد کی تشہیر بذریعہ حکایات عام کرنے میں تبلیغی جماعت اور اسکا نصاب پیش پیش ہیں۔

ہمیں آپ کی اس بات سے صد فیصد اتفاق ہے کہ تبلیغی جماعت میں کچھ خوبیاں اور اچھی باتیں بھی ہیں لیکن معلوم ہونا چاہیے کہ ان اچھی باتوں کو برباد کر دینے کے لئے محض ایک غلط عقیدہ ہی کافی ہے جبکہ تبلیغی اور دیو بندی جماعت کے بہت سے عقائد باطل ہیں جن کی مکمل تفصیل آپ ہماری کتاب میں دیکھ سکتے ہیں نیز کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایک بھی ایسی مذہبی جماعت ہے جس میں سرے سے کوئی خوبی ہی نہ ہو مثلاً ہندو، یہودی یا عیسائی مذاہب میں بھی بہت سی خوبیاں موجود ہیں کیا آپ انکی ان خوبیوں کی بنا پر ان مذاہب کی تعریف کریں گے اور ان میں شامل ہونا چاہیں گے، درحقیقت ہماری عوام عقیدے کی اہمیت اور ضرورت کو اکثر و بیشتر سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں اس لئے وہ تبلیغی جماعت کی ظاہری چلت پھرت اور قربانیوں سے متاثر ہو کر اس جماعت کی حمایت اور تائید میں لگ جاتے ہیں اس مسئلہ کو آپ اس طرح سمجھیں کہ قادیانیوں کا آخر کیا قصور تھا کہ انھیں ملت اسلامیہ سے خارج قرار دیا گیا، کیا وہ نماز سے انکاری تھے یا روزہ اور زکواۃ کے منکر تھے یا کسی اور اسلامی شعار کے تارک تھے، صاف ظاہر ہے کہ نہیں بلکہ بات صرف اتنی تھی کہ وہ ایک اسلامی عقیدہ ختم نبوت کے انکاری تھے اس لئے وہ ملت مسلمہ سے خارج قرار دیئے گئے جبکہ تبلیغی اور دیو بندی جماعت کے اکابرین عقیدہ توحید میں بھی صحابہ کرام کے عقیدہ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں اس اعتبار سے یہ لوگ قادیانیوں سے بھی زیادہ بڑے مجرم ہیں کیونکہ عقیدہ توحید عقیدہ ختم نبوت سے بھی زیادہ اہم اور اولین ہے اور ہمارا تبلیغی جماعت سے بنیادی اختلاف بھی یہی ہے یعنی اگر یہ لوگ اپنے عقائد درست کر لیں اور اپنے تبلیغی نصاب کی اصلاح کر لیں نیز تبلیغ کے طریقہ کار کو سنت کے مطابق بنالیں تو ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اب رہا آپ کا دوسرا اعتراض کہ ''تبلیغی جماعت کی اصلاح کے لئے ہمیں کتاب لکھنے کی کیا ضرورت تھی اسکے بجائے ہم تبلیغی جماعت کے کارکنان و اکابرین کو رازداری سے سمجھا بجھا کر بھی اصلاح کر سکتے تھے'' تو اسکا جواب یہ ہے محض تبلیغی جماعت کے خلاف کتاب لکھکر شائع کرنے سے تبلیغی جماعت کی اصلاح ہو جائے گی ایسی کوئی خوش فہمی ہمیں نہ پہلے کبھی تھی اور نہ اب ہے اسکے باوجود اس موضوع پر کتاب لکھنے کے پس منظر میں دو اہم مقاصد کارفرما تھے اولاً یہ کہ جو لوگ ابھی تبلیغی جماعت میں شامل نہیں ہوئے یا آپ جیسے لوگ جو نئے شامل ہوئے ہیں ان تک یہ معلومات پہنچ جائیں اور وہ اس جماعت کے اہداف اور مقاصد سے باخبر ہو جائیں اور اسکے فتنہ سے محفوظ رہیں اور ثانیاً یہ کہ اس جماعت کے جن اکابرین اور عمائدین کی آنکھوں اور کانوں تک ہماری یہ تحریر اور صدا پہنچ جائے ان پر ہماری جانب سے اتمام حجت قائم ہو جائے اور ہم اپنے فرض سے ایک حد تک سبک دوش ہو جائیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم تبلیغی جماعت کے متعلقین سے بالمشافہ ملاقات کر کے ان کی توجہ ان جانب مبذول کرانے میں کسی قسم کی کوتاہی کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ ہم اس کام کو بھی برابر جاری رکھے ہوئے ہیں لیکن تبلیغی جماعت کے میں جو لوگ پرانے ہو جاتے ہیں ان کا یہ اصول بن جاتا ہے کہ مخالفین کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دو مثال کے طور ابھی حال ہی کی بات ہے کہ میرے اپنے ایک قریبی عزیز جو تبلیغی جماعت کے ایک خاصے بڑے حلقہ کے امیر ہیں، ان سے دیوبندی عقائد پر بات کرتے ہوئے میں نے مولانا اشرف علی تھانوی کی ایک کتاب ''امداد الاحکام'' جو مشہور کتاب ''امداد الفتاویٰ'' کا تکملہ ہے اس کے حوالے سے اہل سنت کی تعریف پیش کی جس میں مولانا نے لکھا ہے کہ ''اہل سنت سے مراد وہ لوگ ہیں جو عقائد اور احکام میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے مسلک پر ہوں اور اسکے مصداق وہ لوگ ہیں جو ابو منصور ماتریدی اور ابوالحسن اشعری کے عقیدہ پر ہیں'' میں نے کہا کہ مولانا صاحب کی اس تعریف کے اعتبار سے حنفی حضرات تو اہل سنت سے قطعی طور پر خارج ہو گئے کیونکہ بقول مولانا صاحب اہل سنت وہ ہیں جو عقائد اور احکام میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے مسلک پر ہوں جبکہ ماتریدی اور اشعری عقائد یقینی طور پر نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام کے نہیں ہیں کیونکہ اگر یہ عقائد نبی کریم ﷺ نے یا صحابہ کرام نے اختیار کئے ہوتے تو ان کی نسبت ابو منصور ماتریدی یا ابوالحسن اشعری کی جانب کئے جانے کے بجائے نبی کریم ﷺ کی طرف یا صحابہ کرام کی طرف کی جاتی یا کم ازکم امام ابوحنیفہؒ کی جانب کی جاتی کیونکہ وہ بھی ماسوائے خلق قرآن باقی عقائد میں اہل سنت کے موافق عقیدہ رکھتے تھے اسکے جواب میں ہمارے وہ عزیز فرمانے لگے کہ اس میں کونسی بڑی بات ہے جس طرح کوئی شخص کسی پیر کے ہاتھ پر بیعت ہوتا ہے تو اپنی نسبت اس پیر کی جانب کرتا ہے اسی طرح عقیدے کی نسبت کسی کی جانب کرنے میں کیا مضائقہ ہے گویا اعمال کے ساتھ ساتھ اب عقائد میں بھی پیری مریدی چلے گی یعنی ان لوگوں کے نزدیک احکامات کے اعتبار سے قرآن وحدیث پہلے ہی ناقص تھے کہ مسلمان ایک سالک اور پیر کے بغیر ان پر عمل نہیں کر سکتا تھا اب عقیدہ بھی پیروں کے ہتھے چڑھانے کا انتظام کرنا شروع کر دیا ہے یہ ہے تبلیغی جماعت کے لوگوں کا فہم دین جس کی بنیاد پر گلی گلی اور مسجد مسجد تبلیغ ہو رہی ہے کیا آپ اب بھی یہ چاہیں گے کہ ہم اپنے ہونٹ سی لیں اور تبلیغی جماعت کو کھل کھیلنے کا موقع دیں تاکہ یہ لوگ ان پڑھ لوگوں کو اپنا آلہ کار بنا کر اسلامی عقائد کا جنازہ نکال دیں اور مسلمان معاشرے میں صرف ظاہری نماز، روزے اور داڑھیاں باقی رہ جائیں، امید کرتا ہوں آپ میری گذارشات پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے اور کم ازکم ایک مرتبہ میری کتاب کو مکمل طور سے پڑھنے کی زحمت ضرور فرمائیں گے، فقط آپ کا خیر خواہ۔

ابوالوفاء محمد طارق عادل خان